جلد ۲۹ | ۱۱ ماہ تبوک ۱۳۲۰ ہش | ۱۸ ماہ شعبان ۱۳۶۰ھ | ۱۱ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۰۸

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۸ ماہ شعبان ۱۳۶۰ھ

"کسریٰ" شاہانِ ایران کا لقب ہے

حکومتِ ایران کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس پیشگوئی کے حال میں پورے ہونے کا ذکر گزشتہ پرچوں میں کیا گیا ہے۔ اس کے خلاف صرف اخبار "زمیندار" لاہور نے قلم اٹھایا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس نے متانت اور سنجیدگی کو نظر انداز کر کے حسب معمول تمسخر اور استہزاء سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرنا پسند کیا ہے جن کا کام انبیاء سے استہزاء کرنا رہا ہے۔ اور جن کے متعلق خدا تعالےٰ فرما چکا ہے۔ وما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ کہ ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا۔ جس سے انہوں نے استہزاء نہیں کیا۔ یعنی تمام کے تمام رسولوں سے استہزاء کرنے والے لوگ ان کے زمانہ میں موجود تھے۔

پس "زمیندار" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام

تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

کو اپنے "ذکاہات" کا موضوع بنا کر اور اس کے پورے ہونے کے خلاف تمسخر اڑا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو مشتبہ نہیں بلکہ واضح کیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں آپ کو رسول بنا کر بھیجا۔ اور جس طرح تمام پہلے رسولوں سے استہزاء کیا گیا۔ اسی طرح ضروری تھا۔ کہ آپ سے بھی کیا جاتا۔

"زمیندار" کے استہزاء کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم اس کے اس اعتراض کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جو اسی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ:۔

"کسریٰ صرف ان بادشاہوں کا لقب تھا۔ جو غلبہ اسلام سے پہلے ایران پر حکمران تھے۔ لیکن "الفضل" کی جہالت نے بیچارے احمد شاہ قاچار اور رضا شاہ پہلوی کو بھی کسریٰ ہی سمجھ لیا"۔

اس کے متعلق فی الحال لغت کی کتابوں سے صرف یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ کسریٰ کے لقب کے متعلق "زمیندار" نے جو تخصیص کی ہے۔ وہ درست نہیں ہے۔ چنانچہ احادیث کی لغت مجمع البحار جلد ۳ صفحہ ۲۱۲ میں کسریٰ کے متعلق لکھا ہے۔ لقب ملوک الفرس یعنی یہ فارس کے بادشاہوں کا لقب ہے۔

اقرب الموارد صفحہ ۱۰۸۳ میں لکھا ہے اسم کل ملک من الفرس۔ یعنی فارس کے تمام بادشاہوں کا نام ہے۔

اب تک کسریٰ کے یہی معنی سمجھے جاتے ہیں چنانچہ جامع اللغات جلد ۴ صفحہ ۱۱۶ جو حال میں چھپی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ "کسریٰ خسرو کا معرب۔ شاہانِ ایران کا لقب"۔

پس کسریٰ ایران کے بادشاہوں کا لقب ہے۔ اگر یہ اب عام طور پر استعمال نہ ہوتا ہو۔ تو بھی ایوانِ کسریٰ اسی حکومت کو کہا جائے گا۔ جو اس لقب سے مخاطب ہونے والے سابق بادشاہوں کے ملک کی ہے۔ یعنی حکومت ایران۔

حکومت کشمیر کی قابلِ تعریف مثال

معزز معاصر "نور" نے لکھا ہے۔ کہ:۔

"ہز ہائی نس مہاراجہ بہادر جموں وکشمیر کی حکومت نے پانچسو روپیہ کے ہندی و گورمکھی تراجم قرآن کریم کی خریداری منظور کی ہے غالباً یہ جلدیں ریاست کی سرکاری لائبریریوں میں رکھی جائیں گی۔ تاکہ عام لوگ ان سے استفادہ کر سکیں۔"

قرآن کریم کے دیسی زبانوں میں تراجم کے متعلق جہاں حکومت کشمیر کی یہ مثال قابل تعریف ہے۔ وہاں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" بھی قابل مبارکباد ہیں کہ ہندی۔ اور گورمکھی تراجم میں انہوں نے جو محنت و مشقت برداشت کی۔ خدا تعالےٰ اس کی قبولیت کے سامان مہیا فرما رہا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے۔ کہ ریاست کشمیر کے ہندی۔ اور انگریزی میں شائع ہونے والے اخبار "دیپک" نے جناب سردار صاحب موصوف کی تراجم قرآن کریم سے متعلق مساعی کو شاندار الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اس ہفتہ ہمارے علم میں یہ بات آئی کہ قادیان سے ایک مسلمان صاحب سری نگر تشریف لائے۔ انہیں جو بات بہت اعزاز بخشتی ہے اور جو ہز ہائی نس شری حضور مہاراج بہادر کے ساتھ ایک لمبی ملاقات کا باعث بنی۔ وہ صاحب موصوف کا قرآن مجید کے ہندی۔ و گورمکھی تراجم کا مترجم ہونا ہے اور اسی وجہ سے صاحب موصوف تمام مسلم دنیا میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں"

نظام دکن نے جن کی نظر عنایت ہمیشہ ہی خاندانِ اسلام پر رہی ہے۔ ان شاندار دینی خدمات کے عوض صاحب موصوف کو پانچ ہزار روپیہ کے شاندار عطیہ سے نوازا۔ اور ہم واقعی انہیں اس انعام کا حقدار سمجھتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کے ہندی و گورمکھی تراجم کرنا کوئی آسان بات نہیں بلکہ یہ ایک کٹھن منزل ہے۔ اور اسلامی تاریخ میں اس قسم کی یہ پہلی شاندار کوشش ہے۔ جو پروان چڑھی مسلم دنیا میں قادیان کی بستی ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ خادمانِ اسلام اور اس کی ترقی کا مرکز ہے۔ قادیان سے قرآن مجید کے ہندی و گورمکھی تراجم کا شائع ہونا یہ دینِ اسلام کے فروغ کی تڑپ کا ہی نتیجہ ہے"

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ جناب سردار صاحب موصوف کی یہ دینی خدمات بھی علمی حلقوں میں قادیان اور جماعت احمدیہ کی اہمیت میں اضافہ کرنے کا باعث بن رہی ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جناب سردار صاحب کو اس کا اجر عطا کرے۔ اور بیش از بیش دینی خدمات سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ تبوک ۱۳۲۰ہش۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج ڈلہوزی سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

امتحان مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت کی تاریخ میں تبدیلی

رمضان المبارک کی وجہ سے "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" کے امتحان کی تاریخ تبدیل کی جاتی ہے۔ اب یہ امتحان ۱۶ اخاء (اکتوبر) کی بجائے انشاء اللہ ۹ نبوت (نومبر) کو لیا جائے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

خاکسار:- عبد اللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء کے لئے لکڑی سوختنی عمدہ خشک کے ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ کے لئے ہمیں ۲۵۰۰ من سے ۳۰۰۰ من تک لکڑی برائے چولہا و تنور درکار ہے جو دوست ٹھیکہ لینا چاہیں وہ اپنے ٹنڈر گیارہ ستمبر ۱۹۴۱ء تک دفتر نظامت سپلائی و سٹور میں ارسال فرمائیں۔ خاکسار قاضی عبد اللہ ناظم سپلائی و سٹور

درخواست ہائے دعا

(۱) محمد حسین صاحب ابن میاں غلام حسین صاحب ڈنگوی بیمار ہیں۔ (۲) اہلیہ صاحبہ بابو محمد اقبال صاحب صدیقی اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر شاہدرہ بیمار ہیں۔ (۳) جناب خان صاحب مولوی ذوالفقار علی صاحب کا لڑکا اسحاق خان کا کلکتہ میں تیسری بار ایک ناسور کا اپریشن ہوا ہے۔ نیز ان کی اہلیہ اور لڑکی بھی بیمار ہیں۔ (۴) محمد ابوالحسن صاحب بھارت کھلی دبنگال کا لڑکا محمد اشرف حسین بیمار ہے۔ اور وہ خود بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ (۵) ڈاکٹر مرزا عبد الکریم صاحب محلہ دارالعلوم کی پوتی بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے سب کے لئے دعا کی جائے۔

مرکزی چندوں میں سے کسی کو خرچ کرنے کی اجازت نہیں

احباب یاد رکھیں کہ کسی جماعت کے لئے مرکزی چندہ سے بلا اجازت خرچ کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں خواہ بامید منظوری ہی کیوں نہ ہو۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی جماعت آئندہ ایسا کرے گی تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائے گا۔ اور اس جماعت کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہ کیا جائے گا۔ ناظر بیت المال

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۶ اگست سے ۱۲ اگست تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

۲۱۶۴۔ دارا صاحب گورداسپور
۲۱۶۵ بچگان دارا صاحب وغیرہ "
۲۱۶۶۔ " " "
۲۱۶۷۔ " " "
۲۱۶۸۔ شہاب الدین صاحب "
۲۱۶۹۔ صادق علی صاحب "
۲۱۷۰۔ بشیر احمد صاحب "
۲۱۷۱۔ نواب بی بی صاحبہ "
۲۱۷۲۔ خیر الدین صاحب "
۲۱۷۳۔ فاطمہ بی بی صاحبہ گجرات
۲۱۷۴۔ محمد بوٹا صاحب گورداسپور
۲۱۷۵۔ اللہ داد صاحب "
۲۱۷۶۔ اللہ دتا صاحب "
۲۱۷۷۔ محمد شریف صاحب "
۲۱۷۸۔ حمید خان صاحب "
۲۱۷۹۔ ہینگے خان صاحب "
۲۱۸۰۔ رلدو خان صاحب "
۲۱۸۱۔ قادر بخش صاحب سرگودہا
۲۱۸۲۔ یحییٰ محمد صاحب بارہ مولا کشمیر
۲۱۸۳۔ طالعہ بی بی صاحبہ سرگودہا
۲۱۸۴۔ نور محمد صاحب چنبہ
۲۱۸۵۔ سکندر علی صاحب لاہور
۲۱۸۶۔ عبد الرحیم صاحب امرتسر
۲۱۸۷۔ محمد شفیع صاحب لائلپور
۲۱۸۸۔ غلام فاطمہ صاحبہ "
۲۱۸۹۔ نصیر بیگم صاحبہ "
۲۱۹۰۔ امین بیگم صاحبہ "
۲۱۹۱۔ السلطانت بیگم صاحبہ "
۲۱۹۲۔ میاں نور محمد صاحب "
۲۱۹۳۔ عبد الحق صاحب "
۲۱۹۴۔ اقبال احمد صاحب "
۲۱۹۵۔ بوڑا صاحب گورداسپور
۲۱۹۶۔ بھگن صاحب "
۲۱۹۷۔ برکت علی صاحب "
۲۱۹۸۔ رحمان صاحب "
۲۱۹۹۔ امام دین صاحب "
۲۲۰۰۔ حسن محمد صاحب "

۲۲۰۱۔ رحمت علی صاحب گورداسپور
۲۲۰۲۔ سراج دین صاحب "
۲۲۰۳۔ قمر دین صاحب "
۲۲۰۴۔ سلیمان خان صاحب "
۲۲۰۵۔ محمد شریف صاحب سیالکوٹ
۲۲۰۶۔ فضل بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۲۰۷۔ بوٹا صاحب "
۲۲۰۸۔ عنایت صاحب "
۲۲۰۹۔ صغراں بی بی صاحبہ "
۲۲۱۰۔ جوہراں بی بی صاحبہ "
۲۲۱۱۔ رسولاں بی بی صاحبہ "
۲۲۱۲۔ گوہرے صاحبہ "
۲۲۱۳۔ عالم بی بی صاحبہ بنت مہر دین صاحب "
۲۲۱۴۔ حاکم بی بی صاحبہ "
۲۲۱۵۔ عالم بی بی صاحبہ بنت نور احمد صاحب "
۲۲۱۶۔ محمد بی بی صاحبہ "
۲۲۱۷۔ حمیدہ بی بی صاحبہ "
۲۲۱۸۔ بشیراں بی بی صاحبہ "
۲۲۱۹۔ ہاجرہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب "
۲۲۲۰۔ ریشم بی بی صاحبہ "
۲۲۲۱۔ سرداراں بی بی صاحبہ "
۲۲۲۲۔ ہاجرہ بی بی صاحبہ بنت غلام حیدر صاحب "
۲۲۲۳۔ محمد شفیع صاحب "
۲۲۲۴۔ دین محمد صاحب "
۲۲۲۵۔ رشیدہ بی بی صاحبہ "
۲۲۲۶۔ شریفہ بی بی صاحبہ "
۲۲۲۷۔ عائشہ بی بی صاحبہ "
۲۲۲۸۔ عبد الکریم صاحب "
۲۲۲۹۔ محمد طفیل صاحب "
۲۲۳۰۔ عنایت اللہ صاحب "
۲۲۳۱۔ علی احمد صاحب "
۲۲۳۲۔ فضل احمد صاحب "
۲۲۳۳۔ علی احمد صاحب "

۲۲۳۴۔ دولت بی بی صاحبہ گورداسپور
۲۲۳۵۔ عالم بی بی صاحبہ "
۲۲۳۶۔ خورشید بیگم صاحبہ ملتان
۲۲۳۷۔ نیاز احمد صاحب بھدری
۲۲۳۸۔ شیر علی صاحب جالندہر
۲۲۳۹۔ اہلیہ محمد شفیع صاحب پٹیالہ
۲۲۴۰۔ نوروز علی شاہ صاحب سیالکوٹ
۲۲۴۱۔ غلام فاطمہ صاحبہ چنبہ
۲۲۴۲۔ حسین بی بی صاحبہ "
۲۲۴۳۔ ولی محمد صاحب سرگودہا
۲۲۴۴۔ سردارا صاحب "
۲۲۴۵۔ احمد صاحب "
۲۲۴۶۔ باقر صاحب "
۲۲۴۷۔ شیر محمد صاحب "
۲۲۴۸۔ فاطمہ صاحبہ بنت ولی محمد صاحب "
۲۲۴۹۔ رحمت بی بی صاحبہ "
۲۲۵۰۔ فاطمہ بی بی صاحبہ بنت رحمان صاحب "
۲۲۵۱۔ شوہری صاحبہ پوری کیرنگ
۲۲۵۲۔ میر واجد علی صاحب "
۲۲۵۳۔ نوری بیگم صاحبہ "
۲۲۵۴۔ خدا بخش صاحب ڈھونڈ
۲۲۵۵۔ عبد اللہ صاحب لاہور
۲۲۵۶۔ محمد انور خان صاحب ڈیرہ غازیخاں
۲۲۵۷۔ مائی دولت صاحبہ "
۲۲۵۸۔ غلام مرتضیٰ صاحب "
۲۲۵۹۔ غلام مصطفیٰ صاحب "
۲۲۶۰۔ غلام مجتبیٰ خان صاحب "
۲۲۶۱۔ نصرت علی صاحب گورداسپور
۲۲۶۲۔ حفیظہ بیگم صاحبہ "
۲۲۶۳۔ علی محمد صاحب "
۲۲۶۴۔ ابراہیم صاحب لدھیانہ
۲۲۶۵۔ منظر خان صاحب ٹوپی مردان
۲۲۶۶۔ زین العابدین صاحب بنگال
۲۲۶۷۔ منو صاحب گجرات

۲۲۶۸۔ محمد شفیع صاحب گورداسپور۔ ۲۲۶۹۔ میراں بی بی صاحبہ گورداسپور۔ ۲۲۷۰۔ محمد صادق صاحب گورداسپور

عدل وانصاف کے قیام کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

اور

خلفائے راشدین کا نمونہ

اسلام نے عدل وانصاف کے قیام کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علیٰ انفسکم او الوالدین والاقربین۔ یعنی اے ایمان والو تم سختی کے ساتھ انصاف پر قائم رہو۔ اور محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے گواہی دو۔ خواہ وُہ گواہی تمہاری اپنی ذات یا تمہارے والدین۔ یا تمہارے عزیزوں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ لا یجرمنکم شنآن قوم علےٰ الّا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ کہ کسی قوم کی دُشمنی تمہیں اس کے ساتھ ناانصافی پر آمادہ نہ کرے۔ تم ہمیشہ عدل وانصاف کی میزان کو قائم رکھو۔ کیونکہ یہی چیز تقوےٰ کے نزدیک تر ہے ؎

اسلام کی اس تعلیم پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے کس رنگ میں عمل کیا۔ اس کے ثبوت میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ جو نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفا کے مقام بلند کو ظاہر کرتی ہیں۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کے نزدیک قضا کے معاملہ میں سب لوگ ایک معیار پر کھڑے ہیں۔ اور کسی شخص سے کوئی رعایت نہیں کی جا سکتی ؎

(۱)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں بنی مخزوم کی ایک معزز عورت نے چوری کی۔ اسے اس جُرم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا قریش کو خوف پیدا ہوا۔ کہ کہیں عام لوگوں کی طرح اس کے ہاتھ بھی نہ کاٹ دیئے جائیں۔ چنانچہ انہوں نے اسامہ رضؓ بن زیدؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفارش کرنے کے لئے بھیجا

جب اسامہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اُس عورت کی سفارش کی۔ تو آپ کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ تم سے پہلی قومیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ کہ اگر ان میں سے کوئی کم حیثیت شخص کسی جُرم کا ارتکاب کرتا۔ تو اس کے لئے تعزیر جاری کر دیتے۔ لیکن اگر کوئی بڑا آدمی ارتکاب جرم کرتا۔ تو اسے کوئی سزا نہ دیتے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے۔ تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دُوں ؎

(۲)

جنگ بدر میں قریش کے دُوسرے سرداروں کے ساتھ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد ابوالعاص بھی گرفتار ہو کر آئے اور عام قیدیوں کی طرح انہیں بھی رکھا گیا ان کے پاس فدیہ ادا کرنے کے لئے مال نہیں تھا۔ انہیں کہا گیا۔ کہ اپنے گھر سے فدیہ کے لئے مال منگوا کر دو۔ ورنہ تمہیں قید رکھا جائے گا۔ انہوں نے حضرت زینب رضؓ کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں پیغام بھیجا۔ اور انہوں نے فدیہ کے طور پر وُہ ہار بھیجدیا۔ جو حضرت خدیجہ رضؓ نے انہیں جہیز میں دیا تھا۔ اس ہار کو دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ یاد آگئیں اور آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے تاہم آپ نے از خود اپنے اختیار سے فدیہ معاف نہیں کیا۔ بلکہ مسلمانوں سے کہا کہ اگر تم پسند کرو۔ تو میں بیٹی کو اس کی ماں کی یادگار واپس کر دُوں۔ چنانچہ جب سب نے عرض کیا۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ تو آپ نے داماد کو بغیر فدیہ کے رہائی نصیب ہوئی۔

(۳)

حدیبیہ کے مقام پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور کفار قریش کے درمیان ایک معاہدہ ہُوا۔ صلح کی شرائط طے ہو چکی تھیں۔ اور انہیں لکھا جا رہا تھا۔ کہ ایک مسلمان ابو جندل کفار کی قید سے بھاگ کر وہاں آنکلا۔ اس کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی تھیں۔ اور جسم زخموں سے چور چور تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت چودہ سو مسلح مسلمان تھے۔ اور آپ اگر چاہتے۔ تو ابو جندل کو اسی وقت رہائی دلا سکتے تھے۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کفار سے شرط ہو چکی ہے۔ کہ قریش میں سے جو شخص مسلمانوں کے پاس آ جائیگا وُہ واپس کر دیا جائے گا۔ اس لئے ہم بدعہدی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ آپ نے پھر اُسے کفار کی طرف واپس کر دیا ؎

(۴)

حضرت عمرؓ کے بیٹے ابو شحمہ ایک دفعہ شراب نوشی کے جُرم میں ماخوذ ہُوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود اپنے ہاتھ سے اسے اسّی کوڑے لگائے۔ اور انہی کوڑوں کے صدمہ سے اُن کا انتقال ہو گیا ؎

(۵)

مغیرہ بن شعبہ والئ بصرہ کے متعلق شکایت آئی۔ کہ ایک عورت سے ان کا ناجائز تعلق ہے۔ حضرت عمرؓ نے اسی وقت ابو مُوسیٰ اشعری کو حکم دیا۔ کہ بصرہ میں جا کر گورنری کا چارج لے لو۔ اور مغیرہ کو گواہوں سمیت مدینہ بھیج دو۔ پھر آپ نے خود اس مقدمہ کی سماعت کی جرح میں تین گواہ ٹوٹ گئے۔ اور ان کی شہادتوں میں اختلاف ہو گیا۔ چونکہ جُرم ثابت نہ ہو سکا۔ اس لئے مغیرہ کو رہا کر دیا گیا لیکن آپ نے اس وقت فرمایا۔ مغیرہ اگر شہادت تمہارے خلاف مکمل ہوتی۔ تو میں یقیناً تمہیں سنگسار کرا دیتا ؎

(۶)

فارس کے علاقہ میں ایک دفعہ مسلمانوں نے ایک شہر کا محاصرہ کیا۔ محصورین کی مزاحمت اس قدر کمزور ہو گئی۔ کہ شہر کا فتح ہونا بالکل یقینی تھا۔ اسی حالت میں اسلامی فوج کے ایک غلام نے شہر والوں کے نام امان نامہ لکھ دیا۔ اور اسے تیر میں باندھ کر شہر میں پھینک دیا۔ دوسرے دن جب اسلامی فوج شہر پر حملہ کرنے لگی تو اہل شہر نے دروازے کھول دیئے۔ اور کہنے لگے۔ ایک مسلمان ہم کو امان دے چکا ہے اب تم کیوں ہم سے برسر پیکار ہو۔ امان نامہ دیکھا گیا۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ ایک غلام کی تحریر ہے۔ آخر معاملہ حضرت عمرؓ تک پہونچا اور ان سے اس بارہ میں استصواب کیا گیا آپ نے فرمایا۔ مسلمان غلام بھی عام مسلمانوں کی طرح ہے۔ اور اس کی کسی تحریر کی وُہی قیمت ہے۔ جو عام مسلمانوں کی تحریر کی ہے اس لئے اس کی دی ہوئی امان کو نافذ کیا جائے ؎

(۷)

جنگ یرموک کے موقعہ پر قیصر روم نے لاکھوں کی فوج مسلمانوں کے مقابلہ پر جمع کی۔ اور شام وفلسطین سے مسلمانوں کو نکال دینے کا عزم کیا۔ ایسی نازک حالت میں مسلمانوں کو اپنے بچاؤ کے لئے خود ایک ایک پیسہ کی ضرورت تھی۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے حمص کے عیسائی باشندوں کو جمع کیا۔ اور جو خراج ان سے وصول کیا تھا۔ وُہ یہ کہکر انہیں واپس کر دیا۔ کہ اب ہم تمہاری حفاظت سے قاصر ہیں۔ تم اپنا انتظام خود کر لو۔ اس پر اہل حمص کہنے لگے۔ تمہارا انصاف ہمیں اس ظلم سے زیادہ عزیز ہے۔ جس میں ہم پہلے مبتلا تھے۔ ہم ہرقل کی فوج کا تمہارے عامل کی قیادت میں مقابلہ کریں گے ؎

(۸)

عمرو بن العاص گورنر مصر کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہونچی۔ کہ ان کے پاس بہت سا مال جمع ہے۔ انہوں نے حضرت عمرو بن العاص کو لکھا۔ کہ گورنر ہونے سے پہلے تو تمہارے پاس اتنا مال نہ تھا۔ اب کہاں سے آ گیا ہے۔ عمرو بن العاص نے جواب دیا۔ کہ میرا صُوبہ زرخیز ہے اس لئے میرے پاس خرچ سے بہت کچھ مال بچ رہتا ہے حضرت عمر کی اس جواب سے تشفی نہ ہوئی۔ اور انہوں نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا۔ انہوں نے مصر پہنچ کر اُن کے مال کی جانچ پڑتال کی پچھلے اثاثہ کا حساب کیا۔ گورنری کے زمانہ میں اس مال پر جو اضافہ ہو سکتا تھا۔ اس کا اندازہ لگایا اور اس کے بعد جو زائد مال ثابت ہُوا۔ اسے ضبط کر کے بیت المال میں داخل کرا دیا ؎

یہ واقعات افسانہ نہیں۔ بلکہ تاریخ کے مستند حقائق ہیں۔ انہیں دیکھ کر بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ تقوےٰ۔ طہارت خشیت الٰہی بے نفسی۔ وفاشعاری اور دیانت وامانت میں قرون اولیٰ کے مسلمان کس قدر بڑھے ہُوئے تھے۔۔۔

احمدیت کے مقاصد

مقصد پنجم

احمدیت کا پانچواں مقصد قرآن مجید کی عظمت شان کا اظہار ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کو انسانوں کی روحانی امراض کا علاج اور ان کی ترقیات کا ذریعہ بتایا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کتاب انزلناہ الیک مبارک لیدبروا اٰیاتہ ولیتذکر اولو الالباب (سورۂ ص ع ۳) کہ ہم نے اس بابرکت کتاب کو اس لئے نازل کیا ہے۔ تا لوگ اس کے احکام پر غور کریں۔ ان پر عمل پیرا ہوں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں۔ ایسی عظیم الشان کتاب کو مسلمانوں نے طاقوں میں بند کر کے رکھ دیا۔ اور اس کے حکموں پر عمل کرنے سے مونہہ پھیر لیا۔ اس کی آیات پر تدبر کرنا تو کجا اسکی تلاوت ان کے لئے دوبھر ہو گئی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں۔

”ایسے افعال شنیعہ اور اطوار قبیحہ مسلمانوں میں بھی عام طور پر مروج ہو گئے ہیں۔ کتاب اللہ قرآن کریم چھوڑ کر نبذوا کتاب اللہ وراء ظھورھم کے مصداق بن رہے ہیں۔ جھوٹی روایات اور قصص واہیات کے بیان کا موقعہ اب ہمارے ممبر ہیں۔ قرآن کریم جو عین وعظ تھا۔ اور وعظ کے لئے ہی اترا تھا۔ اور اسے ہی حضور اقدس فداہ روحی ہمیشہ اپنے خطبوں میں پڑھ کر لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے۔ اسی کی یہ حالت ہے۔ کہ خطبوں میں بھی اس کو جگہ نہیں ملتی۔ وہ جگہ بھی مروج خطب معنفہ نے کہ جن میں بعض نظم اور بعض نثر ہیں اپنے لئے مخصوص کر لی ہے۔ ہاں اگر تبرکاً کوئی آیت مونہہ سے نکل جائے تو اور بات ہے۔ واحسرتا! اس روز ہم کیا جواب دینگے جب ہم پر اس مضمون کی نالش ہو جائے گی وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القراٰن مھجورا“ (تفسیر ثنائی جلد ا صفحہ ۸۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی زمانہ کے متعلق فرمایا تھا۔ یوشك ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القراٰن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود (مشکوٰۃ صفحہ ۳۸)

ترجمہ: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ اور قرآن مجید کے الفاظ باقی ہوں گے۔ ان کی مسجدیں خوبصورت مزین ہوں گی۔ مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء اس تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے۔ جو آسمان کے نیچے ہو گی۔ ان کے ہاں سے ہی فتنے نکلیں گے۔ اور انہی پر لوٹ کر پڑینگے

ایسے تاریک زمانہ میں قرآن مجید کی بلند شان کے اظہار کے لئے خدائی سلسلہ کی اشد ضرورت تھی۔ اللہ تعالےٰ کا وعدہ تھا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (الحجر ع ۱) کہ ہم نے ہی قرآن مجید کو اتارا ہے۔ اور ہم اسکی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالےٰ نے بروقت سلسلہ احمدیہ کو اس غرض سے قائم کیا۔ تا قرآن مجید کی حقیقی عظمت کا اظہار ہو۔ احمدیت نے مندرجہ ذیل پہلوؤں سے اس مقصد کو پورا کیا:

قرآن کریم میں نسخ نہیں

(اول) جمہور مسلمان قرآن مجید میں منسوخ آیات کے قائل ہیں۔ بڑے بڑے مفسرین نے بھی آیات قرآنیہ میں نسخ تسلیم کیا ہے۔ بعض نے پانچ سو آیات کو منسوخ قرار دیا ہے۔ علامہ سیوطی نے بیس آیات کو منسوخ بتلایا ہے۔ (تفسیر الفوز الکبیر صفحہ ۱۸) سب سے کم تعداد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بیان کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک صرف پانچ آیات منسوخ ہیں (الفوز الکبیر صفحہ ۲۱) قرآن کریم میں آیات منسوخہ کے وجود پر علماء کا ایسا اصرار ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے عقیدہ عدم النسخ فی القرآن کے ذکر پر مصر کے ایک بڑے عالم نے لکھا۔ یمنعون النسخ فی الشریعۃ الاسلامیۃ فیتقربون بذلک الی الیھود (مجلۃ المعرفۃ بابت اکتوبر ۱۹۳۲ء) کہ احمدی لوگ شریعت اسلامیہ میں نسخ کا انکار کر کے یہودیوں کے قریب ہو گئے ہیں:

ظاہر ہے کہ ناسخ و منسوخ میں ضرور اختلاف ہوگا۔ اور آیات قرآنیہ میں اختلاف ان کے منجانب اللہ ہونے کے منافی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرما چکا ہے افلا یتدبرون القراٰن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا (نساء ع ۱۱) کہ اگر یہ قرآن اللہ کے غیر کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف ہوتا۔ کیا یہ لوگ آیات قرآن میں تدبر نہیں کرتے۔

پس قرآن مجید میں نسخ کا عقیدہ عدم تدبر کا نتیجہ اور مزیل شان قرآن ہے۔ احمدیت نے اس کی تردید کی۔ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔

”ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اوامر سے۔ زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے“۔

(ازالۂ اوہام صفحہ ۶۰)

اس وقت روئے زمین پر مسلمانوں کا کوئی فرقہ بحیثیت فرقہ اس اعتقاد کا قائل نہیں۔ کہ قرآن مجید منسوخ آیات سے پاک ہے۔ صرف جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ قرآن پاک کی کوئی آیت یا کوئی حرف منسوخ نہیں۔ سب محکم اور تاقیامت قائم ہیں۔

قرآن دخل شیطان سے پاک ہے

(دوم) مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت قرآنی وحی میں دخل شیطانی کی قائل ہے۔ علامہ سیوطی لکھتے ہیں۔ ”وقد قرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سورۃ النجم بمجلس من قریش بعد افرأیتم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری بالقاء الشیطان علی لسانہ من غیر علمہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی۔ (جلالین سورۃ النجم جلد ۲ صفحہ ۱۲۰)

ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی مجلس میں سورۃ النجم پڑھتے ہوئے آیت افرأیتم اللات کے بعد شیطانی القاء سے جو بدوں آپ کے علم کے آپ کی زبان پر ہو گیا۔ یہ الفاظ پڑھ دیئے۔ تلک الغرانیق العلی۔ کہ یہ بت بھی معزز ہستیاں ہیں اور ان کی شفاعت کی امید ہے۔ احمدیت نے اس لچر اور بے ثبوت گر شان قرآن پر دھبہ لگانے والے خیال کی مدلل اور پرزور تردید کی۔ اور بتایا۔ کہ قرآن مجید کی وحی میں کسی قسم کا شیطانی دخل نہیں۔ اور نہ نبیوں کی وحی میں شیطانی دخل ممکن ہے۔

قرآنی قصص

(سوم) قرآن مجید میں وارد شدہ واقعات کو محض گزرا ہوا قصہ سمجھ کر پڑھا جاتا تھا۔ اور آج تک پڑھا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے ہاں قرآن مجید کے ایک بڑے حصہ کو محض تاریخی بیان قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس سے قرآن مجید کی شان پر حرف آتا ہے پھر گزشتہ واقعات کی بھی ایسی بھونڈی تفسیر کی جاتی ہے۔ جس سے طبائع میں نفور پیدا ہو۔ احمدیت نے اس پہلو میں اول تو گزشتہ واقعات کی معقول اور دلربا تفسیر پیش کی۔ جسے سن کر غیر مسلم بھی عش عش کر اٹھتے ہیں۔ اور پھر انہیں تاریخی حیثیت سے بلند کر کے آئندہ کے لئے بطور پیشگوئی پیش کیا ہے۔ جس کی تائید خود زمانہ کے واقعات کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

”قرآن شریف صرف قصہ گو کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے“ (براہین پنجم صفحہ ۱۰۲)

غیر معلوم المعنی آیات کا حل

(چہارم) غیر احمدی علماء کے نزدیک قرآن مجید کا معتد بہ حصہ ایسا ہے جس کے معنی معلوم نہیں۔ مقطعات کے معنی ان کے نزدیک کوئی بھی نہیں جانتا ایسا ہی دیگر مشکل آیات بیسیوں کی تعداد میں ایسی ہیں۔ جن کا مفہوم انسانوں کے علم سے باہر ہے۔ اس خیال کا اثر یہ تھا۔ کہ وہ دشمنان اسلام کے اعتراضات کے سامنے لاجواب تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے علم پا کر تمام مشکل آیات کو حل فرمایا۔ غیر معلوم المعنی آیات کی تفسیر بیان فرمائی۔

اور اعداء دین کے اعتراضات کے جواب انہی آیات سے دیئے جن پر وہ معترض ہوتے تھے۔ اور تحریر فرمایا: "قرآن کے ہر ایک ایسے فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے جسکو کافروں کے ہاتھ مخالفانہ حد بسے منہدم کر کے جھوٹ کے رنگ میں دکھلانا چاہتے ہیں۔" (اربعین ۳ حاشیہ ص۱۵)

اسطرح قرآن مجید کی غیر معمولی عظمت کا اظہار ہوا۔

قرآن لاجواب معجزہ ہے

(پنجم) مسلمان مانتے ہیں کہ قرآن مجید بےنظیر کتاب ہے۔ مگر وہ اسکی بےنظیری کو عربی زبان تک ہی محدود مانتے تھے۔ تمام تفاسیر میں لفظی فصاحت میں بے مثال ہونے پر ہی زور ہے موجودہ زمانہ میں گو مسلمان اس بارے میں بھی کمزور ہو رہے تھے۔ اور کسی کو جرأت نہ تھی کہ تحدی سے قرآن مجید کی بےنظیری کے چیلنج کو مخالفین اسلام کے سامنے رکھے۔ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے میدان میں ببانگ دہل فرمایا کہ:

"وہ (قرآن مجید) اپنی فصیح تقریر کے لحاظ سے۔ اور نہایت لذیذ اور مصفی اور رنگین عبارت کے لحاظ سے جو ہر جگہ حق و حکمت کی پابندی کا التزام رکھتی ہے۔ اور نیز روشن دلائل کے لحاظ سے جو تمام دنیا کے مخالفانہ دلائل پر غالب آ گئیں۔ اور نیز زبردست پیشگوئیوں کے لحاظ سے ایک ایسا لاجواب معجزہ ہے جو باوجود تیرہ سو برس کے اب تک کوئی مخالف اسکا مقابلہ نہیں کر سکا۔ اور نہ کسی کو طاقت ہے جو کرے۔" (براہین احمدیہ پنجم ص۵۴)

اس پر شوکت اعلان سے قرآن مجید کی جس شان کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ اس زمانہ میں صرف احمدیت کے ذریعہ ظاہر ہوئی ہے۔

قرآن اپنے دعویٰ کی دلیل خود پیش کرتا ہے

(ششم) مسلمان تو الفاظ قرآن مجید میں ترتیب کے بھی قائل نہیں۔ اسی لئے رافعک الی کو متوفیک سے مقدم کہا کرتے ہیں۔ یہ عقیدہ کہ ہر دعویٰ کی دلیل قرآن سے استنباط کریں۔ ان کے واہمہ میں بھی نہ آتا تھا۔ احمدیت نے ایک تو قرآن مجید میں ترتیب کو ثابت کیا۔ اور اسے بطور عقیدہ راسخ کر دیا۔ اور دوسرے مقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے زبردست طریق پر اس امر کا اعلان کیا کہ قرآن مجید کا ایک امتیازی کمال یہ ہے۔ کہ وہ ہر دعویٰ کی دلیل خود دیتا ہے۔ دوسری کتابوں کی طرح اپنے پیرووں کی کاوش کا محتاج نہیں۔ حضور نے اس اصل پر بہت زور دیا ہے ۱۸۹۳ء کے مباحثہ نصاری موسومہ "جنگ مقدس" کے پہلے ہی پرچہ میں حضور تحریر فرماتے ہیں:

"یہ بات یاد رہے کہ اس مقابلہ اور موازنہ میں کسی فریق کا ہرگز یہ اختیار نہیں ہوگا۔ کہ اپنی کتاب سے باہر جاوے یا اپنی طرف سے کوئی بات منہ پر لاوے بلکہ لازم اور ضروری ہوگا۔ کہ جو دعویٰ کریں وہ دعوے اس الہامی کتاب کے حوالہ سے کیا جاوے جو الہامی قرار دی گئی ہے۔ اور جو دلیل پیش کریں۔ وہ دلیل بھی اسی کتاب کے حوالہ سے ہو۔" (ص۳)

اس مباحثہ کے پڑھنے والے جانتے ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے کس شاندار طریق پر قرآن مجید کے اس کمال کو ثابت فرمایا ہے۔ جبکہ عیسائی مناظر اس اصل پر عمل پیرا ہونے سے ہی لرزتا رہا۔ اور اس نے اس طرف رخ نہ کیا۔ ظاہر ہے کہ اس نظریہ سے قرآن مجید کی شان کا کامل اظہار ہوتا ہے۔

قرآن کے مقابلہ میں حدیث کا مرتبہ

(ہفتم) مسلمانوں کا ایک گروہ حدیث کو قرآن مجید پر ترجیح دیتا تھا۔ ان کے نزدیک قرآن مجید مجمل ہے۔ اور حدیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ کہ یہ لوگ اہلحدیث کہلاتے تھے۔ دوسری طرف حدیث کے منکرین کا گروہ تھا۔ جو دوسری طرف تفریط کر رہا تھا۔ اس قسم کے خیالات و نظریات محض مقام قرآن کو نہ جاننے کا نتیجہ تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طرف انکارِ حدیث کو خطرناک قرار دیا۔ اور دوسری طرف فرمایا:۔

"یہ فرقہ اہلحدیث اس بات میں افراط کی راہ پر قدم مار رہا ہے۔ کہ قرآنی شہادت پر حدیث کے بیان کو مقدم سمجھتے ہیں۔ اور اگر وہ انصاف اور خدا ترسی سے کام لیتے تو ایسی حدیثوں کی تطبیق قرآن شریف سے کر سکتے تھے۔ مگر وہ اس بات پر راضی ہوگئے کہ خدا کے قطعی اور یقینی کلام کو بطور متروک اور مہجور کے قرار دیں۔ اور اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ ایسی حدیثوں کو جن کے بیانات کتاب اللہ سے مخالف ہیں۔ یا تو چھوڑ دیں اور یا ان کی کتاب اللہ سے تطبیق کریں۔" (ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ص۲)

حضور نے جماعت احمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ "تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے۔ وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔" (کشتی نوح ص۱۳)

احمدیت نے قرآن مجید کو ہر قول و حدیث پر مقدم قرار دیکر قرآن کی حقیقی عظمت کو قائم کیا ہے۔

سب روحانی ضروریات کیلئے قرآن کافی ہے

(ہشتم) قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ مخالف اس کی تعلیم کے مقابلہ میں کوئی ایسی بات پیش نہیں کر سکتے جس سے بڑھ کر قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا یأتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا (الفرقان ع ۳)

مسلمان اس قیمتی خزانہ سے غافل تھے وہ اس کے حقائق و معارف سے ناآشنا تھے۔ دیگر کتابوں کے مقابلہ پر قرآن مجید کی برتری اور افضلیت کے اثبات کا انہیں خیال تک نہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی اکملیت و جامعیت کے دعویٰ کو میدان مقابلہ میں پیش فرمایا اور ثابت کیا کہ سب انسانی ضروریات کیلئے قرآن ہی کافی ہے بلکہ حضور نے قرآن مجید کی اس خوبی کے متعلق مخالفین کو چیلنج کیا۔ فرماتے ہیں ؎

آؤ عیسائیو! ادھر آؤ۔ نورِ حق دیکھو راہِ حق پاؤ
جسقدر خوبیاں ہیں قرآں میں۔ کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ
(براہین احمدیہ حصہ سوم)

قرآن مجید کے برتر و افضل ہونے کے متعلق فرماتے ہیں ؎

دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسی خواہیں
خالی ہیں ان کی قابیں خوانِ ہدیٰ یہی ہے
(رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم)

اس نظریہ سے قرآن مجید پر تدبر کی عادت پڑی اور دسکے خزائن کا علم ہوا۔ دقیق مسائل کا خود قرآن سے حل نکل آیا۔ قرآنی پیشگوئیوں نے وقتاً فوقتاً پورا ہو کر اسکے زندہ اور اکمل ہونے کو اور واضح کر دیا۔ احمدیت ہی نے شان قرآن کریم کے اس پہلو کو نمایاں کیا ہے۔

قرآن کریم پاکیزگی کا سرچشمہ ہے

(نہم) احمدیت نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ روحانی پاکیزگی کا سرچشمہ قرآن مجید ہے قلوب کو صیقل کرنیکا بےنظیر ذریعہ قرآن پاک ہے۔ احمدیت کے سوا دوسرے لوگ اس حقیقت سے بھی غافل تھے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے.... قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے۔ اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔" (کشتی نوح ص۲۴، ۲۵)

مسلمان قرآن کو چھوڑ کر تصوف کی کتابوں یا فقہ کے مسائل کو صفائی باطن کا ذریعہ خیال کرنے لگ گئے تھے۔ مگر مقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا کہ ساری روحانیت قرآن کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں ؎

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں
حق کو ملتا نہیں کبھی انساں

اسی محبت و عشق قرآن کا نتیجہ ہے کہ قرآن مجید کی تعریف میں حضور کی نظمیں بے مثال ہیں۔ چنانچہ غیر احمدی معاند علماء بھی قرآن کی خوبیوں پر تقریر کرتے وقت بے ساختہ حضرت اقدس کی نظم پڑھتے ہیں جس کا مطلع یہ ہے ؎

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

عربی زبان ام الالسنہ ہے

(دہم) اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ عظمت قرآن کریم کے اظہار کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا انکشاف فرمایا ضروری تھا کہ تمام کتابوں سے افضل کتاب ایسی زبان میں نازل ہوتی جو سب زبانوں کی ماں ہو حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں "ان القرآن ام الصحف المطهرة ولذالک نزل فی اللغة الکاملة المحیطة واقتضت حکم الارادة الالهیة ان ینزل کتابه الکامل الخاتم فی اللغة التی هی اصل الالسنة وام کل لغة من لغات البریة وهی عربی مبین (منن الرحمن ص۴) ترجمہ قرآن تمام پاک صحیفوں کی جڑ ہے۔ اس لئے کامل اور جامع زبان میں نازل ہوا۔ مشیت ایزدی نے چاہا کہ اپنی کامل و جامع کتاب اس زبان میں اتارے جو سب زبانوں کی اصل اور ماں ہے۔ اور وہ عربی زبان

اس برہان سے قرآن مجید کو وہ عظمت حاصل ہو جاتی ہے کہ اس کے مقابل دوسری کتابوں کا ذکر عبث ہو جاتا ہے۔ اس عظمت کا اظہار بھی احمدیت کے ذریعہ سے ہوا ہے

قرآن کریم کے غیر محدود معارف

(۳) آج عام مسلمان قرآن مجید کے حقائق و معارف کو محدود مانتے ہیں پہلے مفسرین امام ابن جریر۔ ابن حیان۔ سیوطی۔ رازی۔ زمخشری اور شربینی وغیرہم کی تفاسیر پر حصر کرتے ہیں گویا قرآن کے حقائق ان پر ختم ہو گئے اور اب اس کی حکمتیں آگے نہیں پیچھے رہ گئی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ عقیدہ قرآن کریم کی جلالت شان کے بالکل منافی ہے قرآن پاک وہ اتھاہ سمندر ہے جس کا کبھی خاتمہ نہیں۔ سارے سمندر اگر سیاہی ہو تے تو وہ ختم ہو جاتے مگر قرآن کے معارف کا خاتمہ نہ ہوتا۔ ہاں اس کے معارف معلوم کرنے کے لئے مطہر ہونا ضروری ہے فرمایا لا یمسہ الا المطہرون (الواقعہ) اس کتاب کو صرف پاکباز انسان ہی چھو سکتے ہیں۔ احمدیت نے محدودیت کے نقطہ نگاہ کو غلط قرار دے کر قرآنی معارف کو غیر محدود اور نہ ختم ہونے والا خزانہ ثابت کر دیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ تو ظاہر ہے کہ قرآن کریم بذات خود معجزہ ہے اور بڑی بھاری وجہ اعجاز کی اس میں یہ ہے کہ وہ جامع حقائق غیر متناہیہ ہے مگر بجز وقت کے وہ ظاہر نہیں ہوتے ... سو یقیناً سمجھو کہ وہ دروازہ کھولا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تا قرآن کریم کے عجائبات مخفیہ اس دنیا کے متکبر فلسفیوں پر ظاہر کرے" (ازالہ اوہام ق ۲)

حال ہی میں علامہ طنطاوی مصری نے لکھا ہے۔ ان ھذا الزمان ھو الصالح لظہور المقصود من القرآن (رسالہ سورۃ الفاتحہ ص ۳۹) کہ یہی زمانہ مقاصد قرآن کے ظہور کے لئے موزوں تر ہے پس احمدیت نے بروقت قرآنی حقائق و معارف کو نامحدود ثابت کر کے قرآن مجید کی عظمت و بزرگی کو ثابت کیا ہے۔ اس سے احمدیت کی ضرورت ظاہر ہے اس کا مقصد عیاں ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پرزور اعلان فرماتے ہیں "نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر

(کشتی نوح ص ۱۳) (خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

قومی ترقی؟

احمدیت نے ترقی کرنی ہے اور ضرور کرنی ہے۔ زود یا بدیر۔ مگر کون وہ مخلص احمدی جس کو اس ترقی پر ایمان اور یقین ہے نہیں چاہتا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اسلام کے احیاء کو نہ دیکھے۔ کون وہ صحیح الاعتقاد انسان ہے جو سلسلہ حقہ کے ساتھ حقیقی تعلق رکھتا ہے مگر یہ نہیں چاہتا کہ پھر سے اسلام کا بول بالا ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید دنیا پر قائم ہو۔ یقیناً یقیناً ہر وہ مخلص احمدی جس نے سلسلہ حقہ سے اپنے کو وابستہ کیا ہے۔ ہر آنے والے دن میں اس حقیقی انقلاب کا انتظار کر رہا ہے مگر اس عظیم الشان ترقی کو حاصل کرنا کوئی آسان امر نہیں۔

جماعت احمدیہ کے سپرد نہایت ہی عظیم الشان خدمت ہے۔ اقوام عالم کی اصلاح۔ مگر پیشتر اس کے کہ اس خدمت کی سرانجام دہی کے لئے آمادہ کار ہوں ہمارے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ ہم پہلے اپنی اصلاح کریں۔ کیونکہ کسی قوم کی ترقی کا راز اس کے افراد کی صحیح اصلاح اور اعلیٰ اخلاق میں ہے۔ اور قومی ترقی کا یہی وہ زریں اصول ہے جس کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء میں بیان فرمایا" پس نوجوانوں کے اخلاق کو صحیح رنگ میں ڈھالا جائے تو یقیناً قوم کی ترقی میں بڑی مدد مل سکتی ہے" اور یہی وہ مقصد ہے جس کے پیش نظر حضرت امیر المومنین نے مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم فرمایا۔ پس ہر وہ مخلص احمدی جو یہ چاہتا ہے کہ اصلاح عالم ایسی عظیم الشان خدمت میں حصہ لے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس نادر موقع سے صحیح فائدہ اٹھانے کی غرض سے مجلس خدام الاحمدیہ ایسی تنظیم کی ممکن امداد کرے۔

مجلس خدام الاحمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے اس عظیم الشان خدمت کی سرانجام دہی کے لئے سرگرم عمل ہے۔ جس کے نتیجہ میں ابتداء کی نسبت کام کی وسعت کی وجہ سے اخراجات میں بہت حد تک زیادتی ہو چکی ہے چنانچہ مخلصین سلسلہ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کی مالی امداد فرما کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کو صحیح طور پر پورا کرنے میں مجلس ھذا کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے مجلس خدام الاحمدیہ اپنی بڑھتی ہوئی مرکزی ضروریات کے پیش نظر دفتر اور سٹور کے لئے ایک عمارت کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔ امید ہے مخلصین سلسلہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اس نیک ارادہ میں کامیابی کے لئے پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء

ملک عطاء الرحمن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا سالانہ امتحان

احباب کو معلوم ہے۔ کہ ایک عرصہ سے نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام ہر سال حضرت اقدس کی کتب کا امتحان ہوتا ہے۔ کامیاب ہونے والوں کو نظارت کی طرف سے باقاعدہ اسناد دی جاتی ہیں۔ اس سال بھی یہ امتحان انشاء اللہ ماہ نبوت (نومبر) میں ہوگا۔ جس کے لئے حضور کی دو کتب یعنی براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح اردو مقرر کی گئی ہیں۔ جن احباب اور بہنوں نے اپنے نام اس وقت تک نہ بھجوائے ہوں۔ وہ اب اپنے نام ولدیت اور سکونت وغیرہ سے نظارت کو اطلاع دیں۔ جو نام اس وقت تک درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ ان کی چوتھی قسط ذیل میں درج ہے

۱۳۱۔ سیدہ مبارکہ خاتون صاحبہ چادرسدہ
۱۳۲۔ چوہدری فضل احمد صاحب بی ٹی سرگودہا (ڈی آئی۔ مدارس)
۱۳۳۔ بابو غلام رسول صاحب پوسٹل سگنیلر "
۱۳۴۔ مرزا جان عالم صاحب "
۱۳۵۔ چوہدری محمد احمد صاحب "
۱۳۶۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد المالک صاحب "
۱۳۷۔ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری فضل احمد صاحب "
۱۳۸۔ حافظ عبد الحئی صاحب وکیل "
۱۳۹۔ میاں احمد دین صاحب سیدوالہ
۱۴۰۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب "
۱۴۱۔ میاں غلام محمد صاحب "
۱۴۲۔ " غلام اللہ صاحب اسلم "
۱۴۳۔ " بشیر محمد صاحب "
۱۴۴۔ شیخ امام الدین صاحب "
۱۴۵۔ میاں محمد یحییٰ صاحب "
۱۴۶۔ " عبد السلام صاحب "
۱۴۷۔ " محمد شفیع صاحب "
۱۴۸۔ " بشیر احمد صاحب "
۱۴۹۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب "
۱۵۰۔ میاں ولی محمد صاحب "
۱۵۱۔ میاں محمد یعقوب صاحب سیدوالہ
۱۵۲۔ " مبارک احمد صاحب "
۱۵۳۔ ام اسمٰعیل صاحب "
۱۵۴۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب قادیان
۱۵۵۔ میاں محمد ابراہیم صاحب پوربینی ضلع بھاگلپور
۱۵۶۔ مولوی محمد احمد صاحب ثاقب قادیان
۱۵۷۔ مولوی عبد اللطیف صاحب منشی فاضل "
۱۵۸۔ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب ٹیچر "
۱۵۹۔ منشی رمضان علی صاحب "
۱۶۰۔ محمد منظور احمد خان صاحب ایاز لودھراں
۱۶۱۔ سید احمد علی صاحب مولوی فاضل قادیان

(ناظر تعلیم و تربیت)

266

ضرورت استاد

تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے ایک نوجوان ایس۔ وی کی ضرورت ہے۔ ایسے امیدوار کو جس نے حال میں ایس۔ وی کا امتحان پاس کیا ہو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ نہایت معقول گورنمنٹ گریڈ کے مطابق دی جائیگی۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں فوراً بھجوادیں۔

ایک جے۔ وی کی بھی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔

(ناظر تعلیم وتربیت)

بھلوال ضلع سرگودہا میں تبلیغی جلسہ

جماعت ہائے احمدیہ علاقہ بھلوال کے زیر انتظام ۱۲-۱۳-۱۴ ستمبر کو بھلوال میں تبلیغی جلسہ ہوگا۔ مرکز سے مبلغین جائیں گے۔ اردگرد کی جماعتیں بکثرت شامل ہوں۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ)

سکرٹری صاحبان مال کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

معلوم ہؤا ہے کہ بعض جماعتوں کے سکرٹری صاحبان مال ترسیل چندہ کی رسیدات کو جو انہیں دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ سے ملتی ہیں محفوظ نہیں رکھتے جس کی وجہ سے انسپکٹران بیت المال کو حسابات کی پڑتال میں دقت پیش آتی ہے۔ لہذا جماعتہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان مال کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ دفتر محاسب کی رسیدات کو محفوظ رکھا کریں۔ تا حسابات کی پڑتال میں آسانی ہو سکے۔ نیز پریذیڈنٹ اور امیر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ہر ماہ اپنی جماعت کا حساب خود پڑتال کرکے اپنے دستخط رجسٹرات پر کیا کریں۔ (ناظر بیت المال)

صدر انجمن احمدیہ کے قرضداروں کو انتباہ

افسوس ہے کہ جو وظائف تعلیمی قرضہ حسنہ کی صورت میں آج سے قبل دیئے جاچکے ہیں۔ انکی بعض احباب باوجود بار بار کی یاددہانی کے ادائیگی نہیں کرتے۔ اسلئے نظارت بیت المال مجبور ہے۔ کہ ایسے احباب کے خلاف قضاء میں نالش کرکے ڈگری حاصل کرے۔ اور اگر اس پر بھی وصولی نہ ہو تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی رپورٹ کرے۔ اور بصورت عدم وصولی عدالتی کارروائی کرے۔ لہذا۔ ان تمام احباب کو کہ جن کے ذمہ اس قسم کا قرضہ قابل ادا ہے۔ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے قرضوں کو حسب معاہدہ باقاعدہ ادا کرنے کی فکر کریں۔ تاکہ ان کے خلاف مندرجہ بالا اقسام کی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ ورنہ اگر ہمیں مجبوراً اس قسم کی نالشیں اور رپورٹیں کرنی پڑیں۔ تو اس پر ان کو شکوہ و شکایت کرنے کا حق نہ ہوگا۔

(ناظر بیت المال)

اعلانِ نکاح

مسمات عالم بی بی بنت میاں فضل کریم صاحب حجام احمدی ساکن مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ حال وارد لاہور کا نکاح مبلغ یکصد روپیہ حق مہر پر میاں محمد حسین احمدی حجام کے بھتیجے میاں محمد اسماعیل سے میاں عبدالعزیز صاحب عرف مغل صاحب نے ۱۳ر جولائی ۱۹۴۱ء کو پڑھا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اس رشتہ کو جانبین کیلئے اور احمدیت کے لئے مفید ثابت کرے۔ آمین ثم آمین

خاکسار عبدالرحمن شمیم موچی دروازہ لاہور

عورتوں کو ترکہ سے حصّہ

اسلام کا حکم ہے۔ کہ جیسے لڑکا وارث ہے۔ ویسے لڑکی بھی وارث ہے۔ اور للذکر مثل حظ الانثیین کے مطابق ترکہ تقسیم ہونا چاہیئے۔ مگر باوجود اس صریح حکم کے مسلمانوں نے اسے نظر انداز کردیا ہے۔ اور مختلف حیلوں سے اسے ٹالتے رہتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ شادی کے موقعہ پر جو خرچ برداشت کیا جاتا ہے اسمیں لڑکی کا حصہ آجاتا ہے۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ اس صورت میں تو لڑکے کو بھی محروم الارث قرار دینا چاہیئے۔ کیونکہ لڑکی کی نسبت لڑکے کی شادی پر زیادہ خرچ کیا جاتا ہے۔ دراصل یہ ہندوانہ ذہنیت ہے۔ جو مسلمانوں میں آئی ہے۔ جماعت احمدیہ کے احباب کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کو ملحوظ رکھتے ہوئے خود بھی شریعت کے اس حکم کی پابندی کریں اور دوسرے احباب سے بھی کروائیں۔ (ناظر تعلیم وتربیت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۸ ستمبر گذشتہ سال ۷ ستمبر کو جرمن طیاروں نے انگلستان پر پہلا بڑا ہوائی حملہ کیا تھا۔ آج برطانی طیاروں نے برلین پر سب سے بڑا حملہ کر کے جرمن حملہ کی سالگرہ منائی۔ حملہ آدھی رات سے پو پھٹنے تک جاری رہا۔ برلین کا مرکزی ریلوے سٹیشن تباہ ہو گیا۔ اور بھی بہت نقصان ہوا۔ جرمنی کے اخبار اس حملہ سے سٹ پٹا گئے ہیں ایک سرکاری اخبار نے اسے شرمناک قرار دے کر لکھا ہے کہ اس کا انتقام لیا جائیگا اور برطانیہ پر اتنا زبردست وار کیا جائیگا کہ وہ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گا

لنڈن ۸ ستمبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے لینن گراڈ کے مشرق میں پچیس میل کے فاصلہ پر ایک بستی شلفسل برگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس قبضہ سے لینن گراڈ کا محاصرہ مکمل ہو گیا ہے۔ اور خشکی کی طرف سے اس کا سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہو چکا ہے

نیویارک ۸ ستمبر سولہ اشخاص اس الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ کہ وہ نازیوں کی جاسوسی کرتے تھے۔ اور امریکہ کی فوجی تیاریوں کے متعلق انہیں اطلاعات بھیجتے تھے۔ ان میں سے بعض امریکن ہیں۔ اور بعض جرمن۔

شملہ ۸ ستمبر تجویز کی گئی ہے کہ آل انڈیا ریڈیو کا محکمہ آئندہ محکمہ اطلاعات کے ماتحت کر دیا جائے۔ جس کے ممبر انچارج سر اکبر حیدری ہیں۔ اس وقت یہ محکمہ ذرائع آمد و رفت کے ماتحت ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ اب مرکزی بورڈ اطلاعات توڑ دیا جائے گا۔ اور ڈائرکٹر جنرل اطلاعات کے بجائے سکرٹری محکمہ اطلاعات ہوا کرے گا۔

سری نگر ۸ ستمبر دربار جموں و کشمیر نے ریاست سے پٹرول کی برآمد ممنوع قرار دیدی ہے۔ ریاست سے باہر جانے والی پرائیویٹ لاریاں اور کاریں دو گیلن سے زیادہ پٹرول حاصل نہ کر سکیں گی۔

ماسکو ۸ ستمبر روس کے محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ خبریں بالکل بے بنیاد ہیں۔ کہ ایران کے جن علاقوں پر روسی فوجوں نے قبضہ کیا ہے۔ ان میں سوویٹ یونین قائم کر دی گئی ہے حکومت روس ایران کے کسی علاقہ پر قبضہ کرنا نہیں چاہتی۔ اور نہ وہاں کوئی سوویٹ جمہوریت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

انقرہ ۸ ستمبر ترکی کے سیاسی حلقوں کی رائے ہے۔ کہ روس کے ساتھ جنگ کی وجہ سے جرمنی میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ نازی پارٹی کی از سر نو ترتیب ناگزیر ہو گئی ہے۔ اس میں جو مخالف عناصر پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کا صفایا کر دیا جائے گا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمنی کے نظام حکومت میں بھی کسی حد تک تبدیلی کی جائے گی۔

لنڈن ۸ ستمبر ڈیلی ٹیلیگراف کے نمائندہ مقیم انقرہ کی اطلاع ہے کہ آئندہ چند روز کے اندر اندر ایسے اہم واقعات رونما ہونے والے ہیں۔ جن میں ترکی کے عزم و استقلال کی آزمائش ہو گی۔ مگر انجام کار ترکی برطانیہ کا وفادار دوست ثابت ہو گا۔

شملہ ۸ ستمبر حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ مقامی فوجی ہسپتالوں میں کام کرنے کے لئے تین سو سول ڈاکٹر بھرتی کئے جائیں۔ ان میں سے کچھ فوجی سٹیشنوں پر کام کریں گے۔ اور کچھ فوجی اضلاع میں۔

کراچی ۸ ستمبر سندھ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ صوبہ میں ہیضہ کی وبا پھیلی ہوئی ہے میلوں وغیرہ کی ممانعت کے جو احکام پہلے جاری کئے گئے تھے۔ اب ان میں ایک ماہ کی مزید توسیع کی گئی ہے

ناگپور ۸ ستمبر سی پی گورنمنٹ کو اطلاع ملی ہے۔ کہ شنبہ کے روز امراؤتی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے علیحدہ علیحدہ جلوس مختلف سمتوں سے آرہے تھے۔ کہ باہم تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں پندرہ اشخاص مجروح ہوئے۔ مگر حالات پر بہت جلد قابو پا لیا گیا۔ اور دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔

لاہور ۸ ستمبر خواجہ نذیر احمد صاحب سپیشل آفیشل رسیور برائے جائداد لالہ ہرکشن لال نے ہائیکورٹ میں درخواست دی تھی۔ کہ ان کے خلاف مسٹر گابا کی طرف سے دائر کردہ درخواست کے سلسلہ میں نگرانی کی جو درخواستیں سشن کورٹ میں دائر ہیں۔ ان کی سماعت ہائی کورٹ میں ہو مسٹر بلیکیٹ جج ہائی کورٹ نے اس درخواست کی سماعت اس لئے ملتوی کر دی۔ کہ خود چیف جسٹس اس کی سماعت کریں گے۔

لکھنؤ ۸ ستمبر یو۔ پی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبہ کے جو سب اسسٹنٹ میڈیکل افسر فوجی سروس میں ہیں۔ جہاں تک محکمہ میں ان کی ترقی۔ تنخواہ اور پنشن کا سوال ہے۔ ان کی ملازمت کا ایک سال دو سال کے برابر سمجھا جائیگا۔

لنڈن ۸ ستمبر ایک جرمن اخبار میں ایک نازی فوجی افسر نے مضمون لکھا ہے کہ اگر یورپ میں جرمنی کو فتح حاصل ہو گئی تو امریکہ کا یورپ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ باقی رہنے دیا جائے گا۔

شملہ ۸ ستمبر ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایران میں پوری طرح امن ہے۔ روسی فوجوں نے جو تبریز سے طہران کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ اپنی پیشقدمی ترک کر دی ہے

انقرہ ۸ ستمبر بلغاریہ سے آمدہ خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمنی نے اپنے بحری بیڑے کا بہت سا حصہ رومانیہ اور بلغاریہ کی بندرگاہوں میں تبدیل کر لیا ہے۔ ورنا اور بورگس میں زبردست جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بحیرہ اسود میں کوئی اہم ترین فوجی اقدام کرنیوالا ہے

لنڈن ۸ ستمبر ہنگرین پارلیمنٹ کے تین ممبروں کو بوڈاپسٹ میں روسیوں سے سازباز کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اسی اشخاص اس الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ کہ وہ کمیونسٹ سرگرمیوں میں حصہ لیتے تھے۔

لنڈن ۸ ستمبر۔ بی۔ بی سی نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ اور روس کی طرف سے مشترکہ مطالبات ایران کے حوالے کر دئیے گئے ہیں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایران میں جرمن سفارت خانہ بند کر دیا جائے۔ اور جرمن سفیر کو نکال دیا جائے تمام جرمن باشندے اتحادیوں کے حوالے کر دئیے جائیں۔ جو ان کو نظربند کر دیں گے۔ اٹلی۔ رومانیہ۔ بلغاریہ ہنگری اور سلواکیہ کے سفراء کا اخراج اور ان ملکوں کے باشندوں کی حوالگی کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایرانی گورنمنٹ کا جواب ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر مل جانے کی امید ہے کل کے اجلاس پارلیمنٹ میں ان پر غور ہوگا

طہران ۸ ستمبر اتحادی فوجوں کے داخلہ پر ایران کے جرمن باشندے ادہر ادہر بھاگ گئے تھے۔ جرمن سفیر مقیم طہران نے ان میں سے دو کو بلا کر کہا ہے کہ وہ لوگ پہاڑوں وغیرہ میں اس وقت تک ادہر ادہر چھپ کر رہیں جب تک کہ جرمن فوجیں اپنے مجوزہ پروگرام کے مطابق کاکیشیا کے رستہ ایران پہنچ جائیں۔ (چونکہ تمام رستے اتحادیوں کے کنٹرول میں ہیں۔ اس لئے جرمن اگر چاہیں بھی تو ایران سے بھاگ کر نہیں جا سکتے)

ماسکو ۸ ستمبر۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ کے ہاتھ ہٹلر کی ایک خفیہ تقریر کا مسودہ آیا ہے۔ جو موسم سرما کی امدادی مہم کے سلسلہ میں کی جانی تھی۔ مگر ملتوی کر دی گئی۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ روس پر حملہ کی ساری ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اس معاملہ پر جرمن گورنمنٹ میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ مسٹر ہیس کو اختلافات رائے کی بنا پر نظربند کر دیا گیا۔ بے شک روس میں توقع کے مطابق کامیابی نہیں ہوئی مگر اس پر نکتہ چینی بے سود ہے۔ اس کا ذمہ دار میں ہوں۔ مگر انجام کار فتح ضرور ہو گی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی